Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

3(84)

وزیر منصور

वज़ीर मंस्‍र

30
42

ताज कं. लाहौर

تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

3(84)

وزیر منصور

वज़ीर मंसूर

ताज कं. लाहौर

30
42

تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

ایک ضروری التماس

از راہِ کرم اپنا اسم گرامی اور مکمل پتہ لکھ کر ہمیں
بھیج دیجیے۔ تاکہ ہم آپ کو اپنے ہاں کی مطبوعات کی مکمل فہرست
وقتاً فوقتاً مُفت روانہ کرتے رہا کریں۔

اگر صاحبِ علم عزیزوں، رشتہ داروں اور دوستوں کے
کچھ پتے بھی لکھ دیں تو خاص احسان ہوگا۔

تاج کمپنی لمیٹڈ
پوسٹ بکس ۵۳۰ کراچی

Mmit

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

وزیر منصور

از

حسرت

ناشران
تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور و کراچی

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

(۱)

اندلس کے بادشاہوں میں حکم ثانی
بڑا عالم فاضل حکمران گزرا ہے۔
اس کے کتب خانہ میں کوئی چھ لاکھ
کتابیں تھیں۔ جنہیں جمع کرنے میں کروڑوں
روپے خرچ ہو گئے تھے۔ اس سے بھی
اچنبھے کی بات یہ ہے کہ حکم نے اُن
میں سے بہت سی کتابیں خود پڑھی تھیں۔
اور ہر کتاب کے حاشیہ پر اپنے قلم سے
اس کی نسبت اپنی رائے لکھ دی تھی ؏
اس بادشاہ کے زمانے میں ملک کی حالت
بھی بہت اچھی تھی۔ خزانہ روپے سے
بھرپور تھا۔ چوری چکاری کا کہیں اتا پتا

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

نہیں ملتا تھا ۔ اور لوگ بڑے امن اور چین سے زندگی بسر کرتے تھے ۔ ہر فن کے جاننے والے چار کوٹ سے اندلس کھنچے چلے آتے تھے ۔ اور اندلس کے جہاز تجارت کے مال سے لدے پھندے اِدھر ہندوستان اور چین اور اُدھر افریقہ کے جزیروں تک جا پہنچتے تھے ۔

قرطبہ کا شہر جو اندلس کا پایہ تخت تھا ۔ ایک دریا کے کنارے آباد ہے ۔ جسے اُس زمانے میں وادی الکبیر کہتے تھے ۔ اِس دریا کے کنارے میلوں تک نارنگی اور زیتون کے باغ پھیلتے چلے گئے تھے ۔ شام کو یہاں بڑی رونق اور چہل پہل ہوتی تھی ۔ سارا شہر کھچ کر یہیں چلا آتا تھا ۔ کچھ لوگ دریا میں نہاتے اور

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

پیراکی کا کمال دکھاتے - کچھ بجروں اور نواڑوں پر بیٹھ کر دریا کی سیر کا لطف اُٹھاتے، کچھ ہری ہری دُوب پر بیٹھ کر ہنستے اور قصّے کہانیاں کہتے - کوئی شعر پڑھتا کوئی رباب پر میٹھے سُروں میں گیت چھیڑ دیتا - کچھ لوگ کسی کونے میں بیٹھ بحثیں کرتے - اُن سے طبیعت اُکتاتی تو باغ کے حوضوں کے کنارے بیٹھ کر فوّاروں کے اُچھلنے کا تماشا دیکھتے ؛

ایک شام کو باغ میں اچھا خاصا اندھیرا ہو چلا تھا - کچھ لوگ اِدھر اُدھر پھر رہے تھے - کچھ گھروں کو جا چکے تھے - ہوا نارنگی کی کلیوں کی تیز خوشبو سے مہک رہی تھی درختوں میں قندیلیں لٹکی ہوئی تھیں - جن کی روشنی سے وادی الکبیر کا سینہ جگمگا

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

اُٹھتا تھا - کہ پانچ نوجوان موٹا جھوٹا لیکن
صاف ستھرا لباس پہنے آئے - اور ایک
حوض کے کنارے بیٹھ کر اِدھر اُدھر کی
باتیں کرنے لگے ؛

اِن میں چار تو ہنس ہنس کر باتیں کرتے
اور بات بات پر قہقہے لگاتے تھے -
لیکن پانچواں جو بہت دُبلا پتلا سا آدمی
تھا- چُپ چاپ بیٹھا ہُوا تھا - اُس کی
صُورت سے ایسا معلُوم ہوتا تھا - کہ کسی
گہری فِکر میں کھویا ہُوا ہے - یہ دیکھ کر
اس کے ساتھیوں میں ایک بولا :-

" محمد بن ابی عامر ! تم کِن خیالوں میں
پڑے ہوئے ہو ؟ ذرا دیکھو تو سہی آج
کِتنا اچھا موسم ہے - اور دریا کِتنا سُہانا
معلُوم ہوتا ہے - جو انسان یہاں آکے

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

بھی پَل بھر کے لئے دُنیا کے دھندوں کو نہ بھول جائے اس سے زیادہ بدنصیب کون ہو گا؟"

محمد بن ابی عامر نے جواب دیا۔ "میں اس وقت یہ سوچ رہا ہوں کہ ایک زمانے میں اِن سارے باغوں اور محلّوں پر میرا قبضہ ہو گا۔ وادی الکبیر کے ملّاح میرے نام کی دہائی دیں گے اور بڑے بڑے مغروروں کی گردنیں میرے سامنے جُھک جایا کریں گی۔ تم حیران کیوں ہو گئے؟ مَیں سچ کہہ رہا ہوں۔ تھوڑے دنوں میں اس مُلک کی بادشاہت میرے ہاتھ آنے والی ہے۔ اگر تمہارے دِل میں کوئی آرزُو ہے تو ابھی بیان کر دو۔ کیا عجب ہے کہ ہمیں پھر یُوں

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

آزادی سے بات چیت کرنے اور اپنے دل کی آزادی سے بات چیت کرنے اور اپنے دل کی باتیں ایک دوسرے سے کہنے کا موقع نہ ملے"۔

اس کا دوست یہ سمجھ کر کہ محمد دل لگی کر رہا ہے۔ ہنس پڑا۔ اور پھر کہنے لگا:-

"بھائی اگر تم بادشاہ ہو جاؤ تو مجھے ملاغہ کے علاقے کا حاکم بنا دینا۔ کیونکہ ملاغہ کے انجیر بہت مزیدار ہوتے ہیں۔ اور مجھے یہ میوہ بہت پسند ہے"۔

دوسرا بولا "مجھے تو پیٹ بھر کے کھانا مل جایا کرے۔ تو خدا کا شکر کروں۔ اچھا تم بادشاہ ہو جاؤ تو مجھے قرطبہ کے بازار کا داروغہ مقرر کر دینا۔

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

اچھے اچھے کھانے ملیں گے۔ اور اُن پر ایک پیسہ بھی خرچ نہیں کرنا پڑے گا ٭

تیسرے نے ہنس کر کہا "میں چاہتا ہوں کہ شہر قرطبہ کی ساری نعمتوں کا لطف اُٹھاؤں۔ اس لیئے تم مجھے اس شہر کا کوتوال مقرّر کر دو۔ تو بڑے مزے کی زندگی بسر ہو" ٭

محمد بن ابی عامر کا چوتھا ساتھی چُپ چاپ بیٹھا سب کی باتیں سُن رہا تھا۔ جب یہ تینوں اپنی اپنی آرزوئیں بیان کر چکے۔ تو وہ کھڑا ہو گیا۔ اور ابنِ ابی عامر کی ڈاڑھی پکڑ کر کہنے لگا کہ کمبخت! کہاں تُو اور کہاں اندلس کی بادشاہی۔ اگر تُو بادشاہ ہو جائے۔ تو

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

مجھے ننگا کر کے میرے بدن پر شہد
مَلوا دینا ۔ تاکہ شہد کی مکھیاں مجھے
کاٹیں ۔ پھر مجھے گدھے پر سوار کر کے
سارے شہر میں پھرانا "۔
ابن ابی عامر نے اُس کے ہاتھ
سے اپنی داڑھی چھڑائی ۔ اور پھر
کہنے لگا ۔ کہ " وہ دن آنے والا ہے
کہ تم آج کی باتوں یاد کر کے
پچھتاؤ گے ۔ میں اپنا وعدہ نہیں
بھولوں گا اور جس نے جو کچھ مانگا
ہے ۔ اُسے ضرور ملے گا "۔

(۲)

محمد بن ابی عامر پہلے کچھ دِنوں
محنت مزدوری کر کے پیٹ پالتا رہا

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

پھر قرطبہ کے ایک قاضی کا نائب مقرر ہو گیا ۔ لیکن قاضی اُس سے کچھ ناراض رہتا تھا ۔ ان دنوں شہزادہ ہشام کو اپنی جاگیر کے انتظام کے لئے ایک شخص کی ضرورت تھی مصحفی نے جو اُس زمانے میں حکم ثانی کا وزیر تھا اِس عہدہ کے لئے ابنِ ابی عامر کا نام تجویز کیا ۔

ہشام کی جاگیر کا انتظام ہاتھ میں لینے کے بعد ابنِ ابی عامر کو اکثر ضروری کاموں کے لئے شاہی محل میں جانا پڑتا تھا ۔ ہشام کی ماں ملکۂ صبح ایک عیسائی عورت تھی ۔ اور بادشاہ اُس کا کہا بہت مانتا تھا ۔ ابن ابی عامر نے جاگیر کے انتظام میں اپنی قابلیت

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

کے ایسے ایسے جوہر دکھائے۔ کہ ملکہ صبح اُس پر بہت مہربانی کرنے لگی۔ اور وہ اُس کی سفارش سے ٹکسال کا افسر مقرر ہو گیا ؛

ایک تو ابن عامر بڑا قابل اور ہشیار آدمی تھا۔ پھر سخی ایسا کہ جو کماتا تھا سب لٹا دیتا تھا۔ اس طرح آہستہ آہستہ اُس نے لوگوں کے دِل مُٹھی میں کر لئے کچھ عرصہ کے بعد قرطبہ کی پولیس کے افسر کی اسامی خالی ہوئی۔ اور اُسے ٹکسال کی افسری سے ہٹا کے اس عہدہ پر مقرر کر دیا گیا ؛

انہیں دنوں حکم ثانی کا انتقال ہو گیا شاہزادہ ہشام سلطنت کا کام کاج سنبھالنے کے قابل نہیں تھا۔ اس لئے وزیر مصحفی

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

اور ابن ابی عامر میں اَن بَن ہو گئی۔ آخر ابنِ ابی عامر نے سپہ سالار سے مِل کر مصحفی کو نیچا دکھایا۔ اور خود وزیر بن بیٹھا۔

ہشام کو نہ سلطنت کا کام چلانے کا تجربہ تھا نہ سلیقہ۔ دن رات لونڈی غلاموں میں گھِرا رہتا تھا۔ خاص خاص موقعوں کے سوا لوگوں کو اُس کی صورت دیکھنے کا موقع بھی نہیں مِلتا تھا۔ حکومت کی باگ ڈور ابنِ ابی عامر کے ہاتھ میں تھی۔ اگرچہ وہ صرف قلم چلانا جانتا تھا تلوار کو کبھی ہاتھ نہیں لگایا تھا۔ لیکن جب شمالی علاقے کے عیسائی سرداروں نے اندلس پر چھاپے مارنے شروع کئے۔ تو اُس نے خود فوج کی کمان اپنے ہاتھ

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

لی - اور اُسے اس سلیقہ سے لڑایا،
کہ دشمن سر پر پاؤں رکھ کر بھاگے۔
عیسائیوں سے ابنِ ابی عامر کی باون لڑائیاں
ہوئیں - لیکن ہر لڑائی میں اسی کی جیت
ہوئی - شمالی ریاستوں کے سرداروں نے
ہزاروں جتن کیئے - کئی مرتبہ فرانس
والوں کو اپنی مدد پر بلایا - لیکن ابن
ابی عامر کے سامنے کسی کی پیش نہ
چلی - ان معرکوں کی وجہ سے ملک میں
اُس کی ایسی دھاک بندھی کہ لوگ اُسے
"منصور" یعنی جیتا ہوا کہتے تھے *

جب منصور ملک پر پوری طرح قبضہ
کر چکا - تو وہ چاروں ساتھی یاد آئے۔
جن کے ساتھ اُس نے غریبی کا زمانہ
گذارا تھا - اُنہیں بلوا بھیجا - ایک کو

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

ملاغہ کا حاکم مقرر کیا - دوسرے کو قرطبہ
کے بازار کا داروغہ اور تیسرے کو شہر
کا کوتوال - چوتھے کی باری آئی - تو اُسے
بُلا کے کہا - کہ "یاد ہے - تم نے مجھ سے
کیا سلوک کیا تھا "؟

وہ بیچارا گُم صُم اس طرح کھڑا تھا -
جیسے منہ میں زبان ہی نہیں - چہرہ پر
ایک رنگ آتا اور ایک جاتا تھا - آخر
منصور نے کہا "تم کس سوچ میں ہو ؟
میں نے تم سے جو وعدہ کیا تھا - وہ
پُورا ہو کر رہے گا " پھر اُس کے بدن
پر شہد مَلوا کر اُسے گدھے پر سوار کیا
اور سارے شہر میں پھرایا - اُس
وقت بیچارے کی عجب حالت تھی -
جسم پر مکھیاں بھِنک رہی تھیں - جدھر

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

سے گزرتا - ٹھٹ کے ٹھٹ لگ جاتے،
اور لڑکے تالیاں پیٹتے اور شور مچاتے
پیچھے بھاگتے ۰

(۱۳)

منصور نے شہر قرطبہ سے بارہ میل کے
فاصلہ پر زاہرہ کی بستی میں اپنا محل بنایا۔
اور اسے بڑی شان و شوکت سے سجایا۔
اس محل کی حفاظت کے لئے بہت سی
فوج بھی مقرر تھی - جس کے سپاہی بربر
کے علاقے کے رہنے والے تھے - زاہرہ
نے آہستہ آہستہ بہت ترقی کی - اور یہاں
ایک اچھا خاصا شہر آباد ہو گیا ۰
منصور کے جو حالات کتابوں میں لکھے ہیں
اُن سے معلوم ہوتا ہے - کہ وہ زاہرہ

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

کے محل میں بادشاہی ٹھاٹھ کے ساتھ دربار لگاتا تھا۔ سارے اہلکار یہیں اُس کے سامنے پیش کئے جاتے تھے۔ کہنے کو تو قرطبہ سلطنت کا صدر مقام تھا اور ہشام بادشاہ لیکن اصل میں حکومت کے سارے فیصلے زاہرہ میں ہوتے تھے۔ اور منصُور بادشاہت کرتا تھا۔ ہشام کی حالت بالکل قیدی کی سی تھی منصُور کے حُکم کے بغیر وہ محل سے باہر قدم نہیں رکھ سکتا تھا۔

ایک دفعہ نوار کے بادشاہ نے جو اندلس کے شمالی علاقے کے حکمرانوں میں بہت طاقتور تھا۔ منصُور کے پاس اپنے سفیر بھیجے۔ منصُور کو خبر مِلی تو اُس نے اِن سفیروں پر رُعب ڈالنے کے لئے بڑی تیاریاں کیں۔ پہلے تو حکم دیا۔ کہ

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

زاہرہ میں ایک بہت بڑی مصنوعی جھیل بنائی جائے - حکم کی دیر تھی - ہزاروں کاریگر اور مزدور جمع ہو گئے - اور لاکھوں روپے کے خرچ سے منصور کے محل کے سامنے ایک جھیل بن کر طیار ہوئی - جس کا پانی موتی کی آب کو شرماتا تھا ۔

یہ کام ہو چکا تو حکم دیا گیا - کہ جھیل میں نیلوفر کے پھول لگائے جائیں - تھوڑے دنوں میں جھیل کے اندر اور اس کے کناروں پر ہر طرف پھول ہی پھول نظر آنے لگے - اور انہیں دیکھ کر بس ایسا معلوم ہوتا تھا - کہ نیلے آسمان میں تارے چمک رہے ہیں ۔

اتنے میں خبر ملی - کہ نوار کے سفیر قرطبہ کے قریب پہنچ گئے ہیں - منصور

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

نے حکم دے رکھا تھا کہ راستہ میں وہ جس طرف سے گذریں بڑی دھوم دھام سے ان کی پیشوائی کی جائے۔ چنانچہ جب وہ قرطبہ کے پاس پہنچے سڑک کے دونوں طرف فوج اس طرح صفیں باندھے ہوئے تھے۔ گویا لوہے کی وہ دیواریں کھڑی کر دی گئی ہیں ؛

قرطبہ پہنچے تو اُنہیں وہاں کی بڑی بڑی عمارتوں اور باغوں کی سیر کرائی گئی نوار کے سفیروں نے ایسا ٹھاٹھ باٹ پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ ایک ایک حوض اور فوارہ کو پہروں کھڑے ہو کر تکتے تھے۔ اور جی میں کہتے تھے۔ کہ ایسے مکان اور باغ بنانا انسان کا کام نہیں۔ مسلمانوں نے دیوؤں کو اپنے بس

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

میں کر رکھا ہے ۔ اور یہ سب عمارتیں
اُن ہی کی بنائی ہوئی ہیں ؛
جب یہ لوگ قرطبہ کی سیر کر چکے ۔
تو منصور نے اُنہیں زاہرہ بلوا بھیجا۔ لیکن
اُن کے زاہرہ پہنچنے سے پہلے اُس نے
ڈھائی من سونے چاندی کے نئے سکے
ٹکسال میں ڈھلوا کر حکم دیا کہ نیلوفر
کے ہر پھول میں ایک ایک سکہ رکھ
دیا جائے ؛
عیسائی سفیر صبح کے وقت زاہرہ پہنچے
رستہ میں فوجی سپاہی ریشمی لباس پہنے
سونے چاندی کی پیٹیاں لگائے سڑک
کے دونوں طرف کھڑے تھے اُن سے آگے
بڑھے ۔ تو منصور کا محل صبح کی روشنی میں
جگمگاتا نظر آیا ۔ اُن کے پہنچتے ہی پھاٹک

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

کھلا اور سلطنت کے بڑے بڑے عہدہ دار انہیں لے کر آگے بڑھے ؛

اس موقع پر منصور کا تخت ایک اونچے چبوترہ پر بچھایا گیا تھا - اور اس کے پیچھے ہزار حبشی غلام ریشمی لباس پہنے کھڑے تھے - اُن میں سے پانچ سو کے لباس پر سنہرا کام بنا ہوا تھا - اور پانچ سو کے کپڑوں پر روپہلا وہ سب جڑاؤ پیٹیاں لگائے اور ہاتھوں میں سونے چاندی کی تھالیاں لئے ہوئے تھے -

اِدھر نوار کے سفیر منصور کے سامنے پہنچے - اُدھر سُورج نِکلا - اور اس کی سُرخ کرنیں زاہرہ کے میناروں اور گنبدوں پر پڑنے لگیں ؛

سورج کے نکلتے ہی حبشیوں نے ڈھپنے

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

بائیں دو قطاریں باندھیں - اور ذاہرہ کی
جھیل کی طرف جو بالکل سامنے تھی بڑھے
جھیل کے کنارے پہنچ کر اُنہوں نے نیلوفر
کے پھولوں سے اپنی اپنی تھالیاں بھر
لیں - اور پھر اُسی طرح قطار باندھ
کر لوٹے اور سر جھکاتے بڑے ادب
سے منصور کے قدموں میں پھول ڈھیر
کر دیئے - سونے چاندی کے سکّے
پھولوں سے نکل کر فرش پر گرے - اور
ان کی کھنک سے سب چونک پڑے
اب جو نظر اُٹھا کے دیکھتے ہیں - تو
منصور کے قدموں میں سونے چاندی کا
ڈھیر جگمگ جگمگ کر رہا ہے ؎
سفیر کچھ دِل رہ کر واپس چلے گئے -
لیکن ذاہرہ میں اُنہوں نے جو دیکھا تھا

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

اُس کی یاد دل میں تازہ تھی - یہ بات کسی طرح سمجھ میں نہ آتی تھی - کہ نیلو فر کے پھولوں میں نئے گھن کے سکّے کہاں سے آئے ؟ اپنے آقا کے پاس پہنچ کر اُنہوں نے اپنے سفر کا سارا حال کہہ سُنایا - اور کہا - کہ حضور! ہمارے خیال میں بہتر یہی ہے کہ مسلمانوں سے لڑنے کا ارادہ نہ کیا جائے - وہ بلا کے لوگ ہیں - زمین اور پانی اپنے چھپے ہوئے خزانے اُن کے سامنے پیش کر رہے ہیں - اور ان کی دولت کا کوئی شمار نہیں اُن کی باتوں کو سُن کر تُوار کے بادشاہ پر مسلمانوں کا ایسا رُعب بیٹھا - کہ اُس نے اسلامی علاقے پر حملہ کرنے

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

کا خیال چھوڑ دیا۔

(۱۴)

منصور کے زمانے میں اندلس کے تمام علاقے مسلمانوں کے قبضہ میں آ گئے۔ اور اس ملک کی اسلامی حکومت نے ایسا عروج پایا جو اس سے پہلے اسے کبھی حاصل نہیں ہوا تھا۔ شمالی ریاستوں کے جو عیسائی حاکم آئے دن مسلمانوں کے علاقے پر چھاپے مارتے رہتے تھے۔ وہ ایسے زیر ہوئے کہ مسلمانوں سے لڑنا بھڑنا بالکل چھوڑ دیا لیکن اسلامی حکومت کی یہ شان و شوکت منصور کے زمانے تک ہی تھی۔ اس کے آنکھیں بند کرتے ہی مسلمانوں کی طاقت گھٹنے

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

لگی۔ اور کچھ عرصہ کے بعد ہی خاندان بنی اُمیّہ کے ہاتھ سے حکومت نکل گئی۔ بنی اُمیّہ کی حکومت مٹنے کے بعد اس ملک میں کئی چھوٹی چھوٹی اسلامی ریاستیں قائم ہو گئیں۔ جو ہمیشہ آپس میں لڑتی جھگڑتی رہتی تھیں ان ریاستوں کے لڑائی جھگڑوں سے عیسائیوں کے حوصلے بڑھ گئے اور اُنہوں نے ملک کے بہت سے حصّے پر قبضہ کر لیا۔

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

قرآن پاک

کا پڑھنا کارِ ثواب

اس کا سمجھنا موجبِ خیر و برکت

اور

اِس پر عمل کرنا ذریعۂ نجات

ہے

تاج کمپنی لمیٹڈ، لاہور - کراچی

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

لگی - اور کچھ عرصہ کے بعد ہی خاندان
بنی اُمیّہ کے ہاتھ سے حکومت نکل گئی *
- بنی اُمیّہ کی حکومت مِٹنے کے بعد اس
ملک میں کئی چھوٹی چھوٹی اسلامی ریاستیں
قائم ہو گئیں - جو ہمیشہ آپس میں لڑتی
جھگڑتی رہتی تھیں ان ریاستوں کے لڑائی
جھگڑوں سے عیسائیوں کے حوصلے بڑھ گئے
اور اُنہوں نے ملک کے بہت سے حِصّے
پر قبضہ کر لیا *

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

قرآن پاک

کا پڑھنا کارِ ثواب

اس کا سمجھنا موجبِ خیر و برکت

اور

اِس پر عمل کرنا ذریعۂ نجات

ہے

تاج کمپنی لمیٹڈ، لاہور - کراچی

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

تاج
کمپنی لمیٹڈ
لاہور کراچی

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

تاج
کمپنی لمیٹڈ
لاہور کراچی

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE